مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۲ ربرس کی عمر میں ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانگی اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں۔ .... (مرتب)

قرآن کی تلاوت تقرب الٰہی کا ذریعہ: امام احمد بن حنبلؒ نے اللہ جل شانہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ یا اللہ ایسی عبادت بتلائیں جو آپکی قربت کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تلاوت قرآن کیا کرو۔ ڈائری: یکم فروری ۵۳

حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے اہم امور: حضرت عمرؓ کے عہد میں دس سال کی قلیل مدت میں چھتیس ہزار شہر اور قلعے فتح کیے گئے۔ چار ہزار گرجے اور کفار کی عبادت گاہیں سلطنت اسلامی کی حفاظت و نگرانی میں شامل ہوئیں اور چودہ ہزار مساجد تعمیر کیے گئے (مؤرخ گبن۔ انحطاط رومہ و سقوطہا جلد ۵ صفحہ ۴۷، ۴۷۵، منقول از الفرقان ۱۳۶۶ھ) ڈائری: ۲۵ فروری ۵۳ء

حضرت عمرؓ کے حکیمانہ مقولے: (۱) من کتم سرّہ کان الخیار فی یدہٖ (۲) اتقو من تبغضہ قلوبکم (۳) اعقل الناس اعذرھم للناس (۴) لاتؤخر عمل یومک الی غدک (۵) ما ادبر شی فاقبل (۶) من لم یعرف الشرّ یقع فیہ (۷) رحم اللہ امراً اھدیٰ الیّ عیوبی (۸) ترک الخطیئۃ اسھل من معالجۃ التوبۃ (۹) ما سالنی رجل الا تبین لی فی عقلہ (۱۰) لی علی کلّ خائن امینان الماء والطین

(۱۱)لوانّ الصبر والشکر بعیران ما بالیت علی ایھما رکبت (☆) (الفاروق جلد۲ص ۲۹۳۔۲۹۲) ڈائری ۱۳ر۱۴ جون ۵۳

طلب علم میں مال کا خرچ: علی بن عاصمؒ فرماتے ہیں کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے میرے والد نے ایک لاکھ درہم دیے۔ اور کہا کہ بیٹا یہ لو اور حصول علم میں صرف کرو مگر یاد رہے کہ اس لاکھ کا معاوضہ ایک لاکھ حدیثوں سے ہو گا۔ ان کو محدثانہ کمال کی بنیاد پر دربار علم سے مسند عراق کا خطاب عطا کیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ا صفحہ ۲۸۹)

ہشام ابن عبید اللہؒ (جو شوق علم میں سترہ سو شیوخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے) سات لاکھ درہم راہ طلب علم میں صرف کیے۔ (ایضاً جلد ا صفحہ ۲۵۵)

ابن متوکل بخاریؒ نے اسی ہزار درہم' حافظ کبیرؒ بن سنجر نے نو ہزار اشرفیاں، حافظ ابن قیمؒ نے تیس لاکھ درہم اور امام ذہبیؒ نے ڈیڑھ لاکھ درہم طلب علم میں صرف کیے۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۰، ۵۶، ۱۱۴، ۱۷۴) ڈائری: ۱۰ر اپریل ۵۳ء

ابو مسلم صاحب سنن نے پہلی مرتبہ روایت حدیث کرنے کی خوشی میں دس ہزار درہم خیرات کیے۔ (ایضاً جلد ۳ صفحہ ۲۱۹)

فتح الباری کی تکمیل پر شاندار دعوت: حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے فتح الباری کی تصنیف سے فراغت کی خوشی میں ایک شاندار دعوت پانچ سو اشرفیاں لگا کر کی۔ (علماء سلف صفحہ ۶۲ منقول از شاہ عبدالعزیز) ڈائری: ۱۲ر اپریل ۵۳ء

تعلیم کی عمومیت: یحییٰؒ ابن جعفر بیکندی بیان فرماتے ہیں کہ علیؒ ابن عاصم کے حلقہ درس میں تیس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے۔ یزیدؒ ابن ہارون کے درس حدیث میں ستر ہزار حاضرین کا تخمینہ کیا گیا۔

امام بخاریؒ کے شاگرد فربریؒ سے نوے ہزار آدمیوں نے صحیح بخاری کی اجازت حاصل کی تھی۔

فریابیؒ اور امام ذہبیؒ سے حدیث سننے کیلئے دس دس ہزار آدمی قلم اور دواتوں کیساتھ لکھنے کیلئے آئے۔ ڈائری: ۱۳ر اپریل ۵۳ء

خواتین کا علمی رسوخ: امام حافظ ابن عساکرؒ مؤرخ دمشق نے جن اساتذہ سے فن حدیث حاصل کیا تھا اُن میں اسّی سے زیادہ عورتیں تھیں۔ امام ابن جوزیؒ تین برس کی عمر میں یتیم ہوئے تو کفالت پھوپھی نے کی جسکی تربیت کا ثمرہ یہ نکلا کہ دس برس کی عمر میں وعظ فرمانے لگے اور آگے چل کر دنیا میں جلیل القدر امام ہوئے (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ ص ۱۲۳، ۱۳۶)

(☆) (۱) جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ (۲) جس سے تم کو نفرت ہو اس سے ڈرتے رہو۔

(۳) سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو اپنے افعال کی اچھی تاویل کر سکتا ہو۔ (۴) آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

(۵) جو چیز پیچھے ہٹی پھر آگے نہیں بڑھتی۔ (۶) جو شخص برائی سے بالکل واقف نہیں وہ برائی میں مبتلا ہوگا۔

(۷) اللہ اس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیب میرے پاس تحفے میں بھیجتا ہے (یعنی مجھ پر میرے عیب ظاہر کرتا ہے)

(۸) توبہ کی تکلیف سے گناہ کا چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔ (۹) جب کوئی شخص مجھ سے سوال کرتا ہے تو مجھے اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ (۱۰) ہر بدیانت پر میرے دو چوکیدار متعین ہیں ا۔ پانی ۲۔ مٹی

(۱۱) اگر صبر و شکر دو سواریاں ہوتیں تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا کہ دونوں میں کس پر سوار ہوں۔

ابن رشدؒ اور کتب بینی: ابن الاباء نے ابن رشدؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی تمام عمر میں صرف دو راتیں ایسی گذریں کہ وہ کتب بینی اور مطالعہ سے باز رہے۔ ایک نکاح کی رات اور دوسری باپ کی وفات کی رات۔ موصوف کی فیاضی دوست اور دشمن پر یکساں تھی۔ آپکی تصنیفات کے بیس ہزار صفحات ہیں۔ (مقالات شبلیؒ) ڈائری: ۲۵ر اپریل ۱۹۵۳ء

التصوف والصوفی:

التصوف الزهد فی الدنیا والالتفات الی الآخرة والاجتهاد فی طاعة اللّٰه تعالیٰ. اویراد به فناء العارف عما سوی اللّٰه فلا یرٰی موجودًا بذاته غیره. او یراد به اتباع الرسول ﷺ فی اقواله و صفاته و احواله . وقال ابو بکر الشبلیؒ الصوفی منقطع عن الخلق متصل بالحق. وقال سهل بن عبدالله الصوفی من الصفا من الکدر وامتلأ من الفکر وانقطع الی الله دون البشر، واستویٰ عنده المال والمدر (☆) (مجلة المسلمون عدد ۵ جلد۳ صفحہ ۴۷۸) ڈائری: ۲۷ اپریل

عروس البلاد بغداد: بغداد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ دریائے دجلہ کے دونوں طرف آباد ہے۔ خلفائے عباسیہ کا پایہ تخت تھا۔ منصور خلیفہ ثانی نے آباد کیا۔ ۱۴۵ھ میں ہارون الرشیدؒ کے زمانہ میں علوشان اور وسعت کی وجہ سے اس کا نام ''عروس البلاد'' پڑ گیا' اس کا تیسرا محاصرہ ہلاکو خان مغل نے کیا۔ جس نے بلخ' بخارا' نیشاپور اور سمرقند پر یلغار کرنے کے بعد بغداد کا رخ کیا اور یہاں بے حد کشت وخون اور لوٹ مار کی۔ ہارون اور مامون کے زمانہ میں اس کی آبادی ۲۰ لاکھ تھی۔ اُس زمانہ میں یہ عالم اسلام کا مرکز اور علماء وفضلاء کا گہوارہ بن چکا تھا۔ نظام الملک طوسیؒ نے مدرسہ نظامیہ قائم کیا۔ خلیفہ مستنصر باللہؒ نے مستنصریہ کے نام سے مدرسہ کا اجراء کیا۔ سیدنا ومولانا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ' جنید بغدادیؒ' معروف کرخیؒ' سدیؒ سقطیؒ' بہلول دانا' زبیدہ خاتونؒ' ذوالنون مصریؒ' امام احمد بن حنبلؒ' حسین ابن منصور حلاجؒ جیسے مشاہیر یہاں مدفون ہیں۔ ڈائری: ۳۰ر اپریل ۱۹۵۳ء

تعریف التوفیق:

التوفیق (۱) جعل الله فعل عباده موافقاً لما یحبه ویرضاه .(۲)وقیل الاستعداد والاقدام علی الشیء (۳)وقیل موافقة تدبیر العبد لتقدیر الحق (۴)وقیل هوالامر المقرب الی

(☆) (۱) تصوف دنیا سے بے رغبتی' آخرت کی طرف ہمہ تن توجہ اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سعی کرنے کا نام ہے۔ یا عارف کا اللہ کی ذات میں ایسا منہمک ہونا ہے کہ اسے حضرت حق جل مجدہ کے علاوہ کوئی نظر نہ آئے۔ یا رسول اللہ ﷺ کی قولی وفعلی اور صفتی ہر قسم کی اتباع کو کہتے ہیں۔ ابو بکر شبلیؒ نے فرمایا کہ صوفی مخلوق سے کٹ کر اللہ کا ہو جانے والا ہے۔ سہل ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ صوفی میل کچیل (گناہ) سے صاف اور غور وفکر (الٰہی) میں ڈوبے رہنے والے کا نام ہے' جو مخلوق سے کٹ گیا ہو۔

السعادة الابدية والكرامة السرمدية (۵)قيل جعل الاسباب موافقةً للمسببات(☆) (مجمع الانهر ج ا ص ۵ مطبوعه مصر) ڈائری:۱۲رمئی ۱۹۵۳)

عدل:

عدل وہ جوہر ہے جو کہ ایک جماعت نوع انسانی کیلئے مفید اور خیر ورحمت کا باعث ثابت ہوتی ہے۔ اوراس سے نوع انسانی کی قیادت کا حق ملتا ہے اور جو جماعت حق وانصاف کا راستہ چھوڑ دیتی ہے وہ اپنی افادیت کھو دیتی ہے۔ نتیجتاً جمہور کی رضامندی اس سے منہ پھیر لیتی ہے اور ایک دن آتا ہے کہ اسکی شان وشوکت کے محل کھنڈرات میں تبدیل ہو کر اس پر نوحہ کرتے ہیں۔ (مولانا اخلاق حسین قاسمی دہلوی۔ الجمعیۃ ۱۴ راگست ۱۹۴۹ء) ڈائری:۱۹رمئی ۱۹۵۳ء

آزادی کا تحفظ:

آزادی کی حفاظت اس کے بغیر ممکن نہیں کہ ہم بدی، ظلم، تعصب اور جھوٹ سے عدم تعاون کریں۔ (گاندھی جی : ڈائری: ۲۱رمئی ۵۳)

امام ابوحنیفہ کا فراغت کے بعد رخصت ہونے والے تلامذہ کو الوداعی نصائح: ''میرے دل کی مسرتوں کا سرمایہ تم لوگوں کا وجود ہے۔ تمہاری ہستیوں میں میرے حزن وغم کی ضمانت پوشیدہ ہے۔'' آگے چل کر فرمایا کہ ''فقہ (اسلامی قانون) کی زین تم لوگوں کے لئے کس کر میں تیار کر چکا ہوں، اب تمہارا جس وقت جی چاہے سوار ہو سکتے ہو، میں نے ایک ایسا حال پیدا کر دیا ہے کہ لوگ تمہارے نقش قدم کی جستجو کریں گے۔ اور اسی پر چلیں گے۔ تمہارے ایک ایک لفظ کو لوگ اب تلاش کریں گے۔ میں نے گردنوں کو تمہارے لئے جھکا دیا اور ہموار کر دیا ہے۔''

پھر خاص چالیس حضرات (تلامذہ) کو خصوصیت سے خطاب فرمایا اور کہا ''بس ایک وقت آگیا ہے کہ آپ لوگ میری مدد کریں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم (۴۰) میں ہر ایک عہدہ قضاہ کی ذمہ داریوں کے سنبھالنے کی پوری صلاحیت اپنے اندر پیدا کر چکا ہے۔ اور دس آدمی تو تم میں ایسے ہیں جو صرف قاضی ہی نہیں بلکہ قاضیوں کی تربیت و تادیب کا کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں

علم محکوم نہ ہونے دیں: آگے فرمایا ''اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے اور علم کا جتنا حصہ آپ لوگوں کو ملا ہے اُس علم کی عظمت وجلالت کا حوالہ دیتے ہوئے آپ لوگوں سے میری تمنا ہے کہ اس علم کو محکوم ہونے کی بے عزتی سے بچائے رہنا۔

(جاری ہے)

(☆) توفیق اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے کام کو اپنی رضا ورغبت کے مطابق بنانے کو کہتے ہیں یا کسی مرغوب چیز کے کرنے کی استطاعت دینے کو کہتے ہیں۔ یا انسانی تدبیر کا اللہ تعالیٰ کے تقدیر (خیر) کے مطابق ہو جانا۔ یا اللہ تعالیٰ کے مقرب کام کو کہتے ہیں جو ہمیشگی کی سعادت اور عزت مندی کا سبب ہو۔ یا اسباب کا کام کے لئے برابر ہو جانا۔